قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰ ؎
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ ؎

نمبر ۱۰ | مورخہ ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ حضور ۲۰ جولائی کو بخیر وعافیت ڈلہوزی پہنچ گئے ؛

حافظ مبارک احمد صاحب معلم جامعہ احمدیہ۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ اور مہاشہ محمد عمر صاحب کو ۲۲ جولائی جالندھر کے جلسہ پر روانہ کیا گیا ؛

پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مبلغین کلاس کا داخلہ ۲۴ جولائی سے شروع ہو کر ۳۰ اگست تک جاری رہیگا۔ اس کے بعد کسی درخواست پر غور نہ کیا جائے گا۔ درخواست داخلہ مجوزہ فارم پر جو دفتر جامعہ سے مل سکتا ہے۔ تاریخ مقررہ تک پرنسپل صاحب کو پہنچ جانی چاہئے درخواست دہندہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ احمدی اور پنجاب یونیورسٹی کا مولوی فاضل ہو۔ امیدوار کے لئے ذاتی طور پر بھی حاضر ہونا ضروری ہوگا۔ جس کے لئے بعد میں اعلان کیا جائے گا ؛

جامعہ احمدیہ کی آخری جماعت کا امتحان ۲۱ جولائی سے شروع ہے جس میں اصحاب

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

متقیوں سے اللہ تعالیٰ کا سلوک

(فرمودہ ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء)

" اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وُہ متقی کو ایسی مشکلات میں نہیں ڈالتا۔ الخبیثٰت للخبیثین والطیبٰت للطیبین اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ متقیوں کو اللہ تعالیٰ خود پاک چیزیں بہم پہنچاتا ہے۔ اور خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے ہیں۔ اگر انسان تقوےٰ اختیار کرے۔ اور باطنی طہارت اور پاکیزگی حاصل کرے۔ جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پاکیزگی ہے۔ تو وُہ ایسے ابتلاؤں سے بچا لیا جائے گا۔ ایک بزرگ کی کسی بادشاہ نے دعوت کی۔ اور بکرے کا گوشت بھی پکایا۔ اور خنزیر کا بھی۔ اور جب کھانا رکھا گیا۔ تو عمداً سؤر کا گوشت اُس بزرگ کے سامنے رکھ دیا۔ اور بکری کا اپنے اور اپنے دوستوں کے آگے۔ جب کھانا رکھا گیا۔ اور کہا۔ کہ شروع کرو۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بزرگ پر بذریعہ کشف اصل حال کھول دیا۔ انہوں نے کہا۔ ٹھیرو یہ تقسیم ٹھیک نہیں۔ اور یہ کہہ کر اپنے آگے کی رکابیاں ان کے آگے۔ اور اُن کے آگے کی اپنے آگے رکھتے جاتے تھے۔ اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے کہ الخبیثٰت للخبیثین الآیۃ۔ غرض جب انسان شرعی امور کو ادا کرتا ہے۔ اور تقوےٰ اختیار کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور بُری اور مکروہ باتوں سے اس کو بچا لیتا ہے۔ الاّ ما رحم ربی کے یہی معنی ہیں۔"

(الحکم ۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۳ء)

مظلومین کشمیر کی قانونی امداد

بہت سے مسلمان بری ہو گئے!

علاقہ پونچھ (کشمیر) میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے بھیجے ہوئے وکلاء کی کوششوں کے تازہ شاندار نتائج حسب ذیل ہیں:

۱ - چودھری عزیز احمد صاحب وکیل سیالکوٹی کی کوشش سے سات مسلمان بری ہوئے۔ جن پر ریاست کی طرف سے آتش زدگی کا مقدمہ چل رہا تھا۔ ان کو بھگت رام مجسٹریٹ نے سخت سزائیں دے کر اپنے مہاسبھائی تعصب کا پورا پورا ثبوت دیا تھا۔ مگر جوڈیشل جج نے ہمارے وکیل کے دلائل سن کر سب کو بری کر دیا۔ اور مجسٹریٹ بھگت رام کی بے اعتدالیوں کے خلاف ریمارکس کئے۔

۲ - میرپور میں شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کی کوشش سے گل خان سکنہ تحصیل ہندواڑہ جس کو الزام نمبر ۴ ہتھیار آلات مہلکہ و ڈکیتی میں ساڑھے تین سال قید بامشقت اور دو ماہ کی قید تنہائی اور یکصد روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ بالکل بری ہو گیا۔ اس الزام میں مسمی زمان خان جس کو پچاس روپے جرمانہ کی سزا ہوئی تھی شیخ صاحب مذکورۃ الصدر کی کوشش سے بری ہو گیا۔

۳ - شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نہایت محنت اور جانفشانی سے میرپور میں مقدمات کی پیروی کر رہے ہیں۔ آپ نے ایسے طور پر مسلمانوں کی طرف سے دفاع کیا ہے۔ اور گواہوں پر جرح کی ہے۔ کہ مسلمانوں کے علاوہ حکام اور ہندوؤں نے بھی آپ کی قابلیت و لیاقت کا اعتراف کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے وکلاء کو قدم قدم پر عروس کامیابی سے ہمکنار کرے۔

شمس کاشمیری برائے سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے وکلاء کی قابل تعریف خدمات

مسلمانان تحصیل کوٹلی کی طرف سے ہدیۂ تشکر

مسلمانان کوٹلی ایک ایسے ... ریاست میں آباد ہیں۔ جسے ... [illegible]

ہندوستان کے مختلف اراکین کو امداد کے لئے پکارا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ خدا کے لئے ہماری امداد کریں۔ مگر افسوس کہ سوائے خاموشی کے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آخر کشمیر کمیٹی سے درخواست کی گئی جس کے جواب میں دو وکیل صاحبان دھوپ میں جلتے ہوئے یہاں آ پہنچے اور ستم رسیدہ بے کس مسلمانوں کی امداد شروع کر دی۔ مقدمات جو کہ اس جگہ کے مسلمانوں پر بنائے گئے ہیں۔ تمام قتل کے ہیں۔ چودھری عصمت اللہ صاحب وکیل بی۔ اے ایل۔ ایل بی۔ اور میر محمد بخش صاحب پلیڈر نے نہایت جانفشانی سے مقدمات کی پیروی کی۔ گواہ استغاثہ جو کہ چار ماہ سے پولیس کے زیر پرورش تھے۔ ان پر ایسی عمدہ جرح کی کہ مقدمہ کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ سلطانی گواہ پر پورے دو دن جرح ہوتی رہی جس سے مقدمہ کی قلعی کھل گئی۔ باقی بیس گواہ بھی اسی طرح زمین و آسمان میں گھومتے ہوئے نظر آتے تھے۔ کشمیر کمیٹی کے اراکین کا ہم جس قدر شکریہ ادا کریں۔ کم ہے۔ خاصکر محترم صدر صاحب کا جو کہ بڑی بزرگ ہستی ہیں۔ ان کے حسن اخلاق کی تمام علاقہ میں دھوم ہے مظلوم مسلمان جو کہ وقتاً فوقتاً ان کی خدمت میں اپنی تکالیف بیان کرنے کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ آپ کے حسن اخلاق کے بے حد مداح ہیں۔ امید ہے۔ کہ آئندہ بھی صدر محترم اور اراکین کشمیر کمیٹی ہم بے کس مسلمانوں کی امداد فرماتے رہیں گے۔ اور اس کا اجر مالک حقیقی سے پائیں گے۔

ہم مظلوم مسلمانان کوٹلی مسلمانان ہند سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ آپ تمام تفرقات کو بالائے طاق رکھ کر کشمیر کمیٹی کے مشورہ سے ہماری امداد کریں۔ ہم وکلاء صاحبان سے بھی اپیل کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنی خدمات کشمیر کمیٹی کی معرفت پیش کریں۔ تاکہ ہم بے کسوں کو ظلم سے نجات ملے۔ (مسلمانان کوٹلی بذریعہ انجمن اسلامیہ کوٹلی)

مظلومین کشمیر کیلئے چندہ

احمدی احباب کی جدوجہد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ کشمیر فنڈ کے اقتباس شائع کرکے کارکن احباب کو توجہ دلائی جا رہی ہے کہ وہ کشمیر کے مظلومین کشمیر کی بیواؤں یتیموں اور غرباء کی مالی امداد دیں۔ ذیل میں اُن احباب کے کام کی مختصر کیفیت دی جاتی ہے جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں نہ صرف اپنی جماعت کے احباب سے۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں سے بھی وصول کرکے چندہ بھیجا ہے۔ یہ صرف وہ احباب ہیں۔ جنہوں نے اطلاع دی ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اکثر احباب حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مصروف ہیں لیکن انہوں نے اپنی رپورٹ سے مطلع نہیں فرمایا۔ چاہیئے۔ کہ احباب اپنی جدوجہد سے مطلع فرماتے رہیں۔ تا ان کی کوششوں سے دوسرے کارکن احباب بھی مطلع ہو کر اس کام کو زیادہ توجہ اور کوشش سے جاری رکھ سکیں۔

۱ - میاں احمد دین صاحب زرگر پاک پٹن بڑی محنت اور توجہ سے چندہ وصول کر رہے ہیں۔ آپ جہاں جاتے ہیں۔ وہاں کے احمدی احباب کو بھی اس چندہ کی فراہمی کے لئے توجہ دلاتے ہیں۔ حال میں آپ نے تیس روپے کی رقم بھیجی ہے۔ اور لکھا ہے۔ میں نے اوکاڑہ میں شیخ محمد صدیق صاحب اور عارف والہ میں منشی چراغ الدین صاحب کو چندہ کشمیر فنڈ فراہم کرنے کے لئے عرض کیا۔ اور انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ بھی اس کام کو سرانجام دیتے ہوئے ثواب دارین حاصل کریں گے۔

۲ - منشی محمد رمضان صاحب اٹھوال لکھتے ہیں۔ خاکسار نے بہت سے احباب سے وعدہ لئے ہیں۔ کہ وہ خود بھی اس چندہ میں حصہ لیں۔ اور دوسرے مسلمانوں سے بھی وصول کریں۔ ایک جلسہ کرکے کشمیر کے حالات سے تمام لوگوں کو آگاہ کیا گیا۔ اور مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے پورا پورا احساس کرایا گیا۔ جلسہ کے بعد کچھ چندہ بھی جمع کیا گیا۔ آئندہ بھی پوری تندہی سے یہ کام کیا جائے گا۔

۳ - ملک برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ گجرات اس کام میں خاص طور پر حصہ لینے والے دوستوں میں سے ہیں۔ کشمیر فنڈ کا چندہ بھی آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کی تعمیل میں پوری تندہی سے وصول کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے گذشتہ ایام میں ۷۸ روپے کی رقم مندرجہ ذیل احباب سے وصول کرکے ارسال کی ہے۔ چودھری محمد نواز خان صاحب رئیس گجرات ۲۵ - میاں بدیع الزمان صاحب وکیل گجرات ۵ - مسماۃ غلام سرور بیگم صاحبہ استانی گجرات ۲ - منشی ضیاء اللہ صاحب کمپونڈر ۱ - لجنہ اماء اللہ گجرات ۲۲ - جماعت احمدیہ گجرات ۱۹ روپے۔

ہر ایک جماعت کے کارکن احباب کو اس چندہ کے لئے باقاعدہ جدوجہد کرکے ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔

فنانشل سکرٹری

تفسیر القرآن کے چھپے ہوئے نوٹوں کے متعلق اعلان

احباب جماعت کے شوق کو مدنظر رکھ کر اعلان کیا جاتا ہے کہ جن کی طرف سے تفسیر القرآن کی پیشگی قیمت وصول ہو چکی ہے اگر وہ اس وقت تک کا چھپا ہوا حصہ لینا پسند کریں۔ تو ان کی طرف سے اطلاع آنے پر بھجوایا جا سکتا ہے۔ وہ بقیہ حصہ نوٹوں کی چھپائی تک اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں چونکہ بعض احباب نے اصرار سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا ہے۔ اس لئے حضور نے طبع شدہ حصہ بھیجنے کی منظوری عطا فرما دی ہے اس وقت تک ۲½ سو صفحات کے قریب تفسیر چھپ چکی ہے (ریویو سیکرٹری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

سکھوں کا اعلان جنگ

سکھوں کا زائد از استحقاق مراعات کا مطالبہ حقوق و انصاف کی کسوٹی پر

مسلمانان پنجاب کو اپنے حقوق سے محروم رکھنے کے لئے اور انہیں اکثریت میں ہونے کے باوجود اقلیت میں تبدیل کر دینے کے لئے ہندو ایک طرف تو خود حکومت کو یہ دھمکیاں دے رہے ہیں کہ وہ ملک میں فرقہ وارانہ فسادات زیادہ وسیع پیمانہ پر شروع کر دینگے اور قانون شکنی اور عدم تعاون کی کانگرسی تحریکات کا اور زیادہ ساتھ دے کر ملک میں وہ ہڑ بونگ مچا دیں گے۔ جو حکومت سے سنبھالا نہ جائیگا۔ اور دوسری طرف سکھوں کو آمادۂ فساد کر رہے ہیں۔ اور سکھ بھی اپنی روایتی دانش و بینش سے کام لیتے ہوئے پوری طرح ہندوؤں کے آلۂ کار بن کر مسلمانوں کے خلاف آمادہ پیکار ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔ جب سے اخبارات میں یہ افواہ شائع ہوئی ہے۔ کہ پنجاب میں مسلمانوں کو ۵۱ فیصدی حقوق دے دیئے جائیں گے۔ اس وقت سے ہندو اور سکھ زیادہ جوش و خروش کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور ہندو اخبارات سکھوں کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔

سکھوں کا مطالبہ

ان حالات میں سکھوں کا صرف یہ مطالبہ نہیں۔ کہ پنجاب میں انہیں گیارہ یا ۱۲ فیصدی ہوتے ہوئے تیس فیصدی اور ہندوستان میں ایک فیصدی ہوتے ہوئے مرکز میں پانچ فیصدی نیابت ملنی چاہیئے اور ملازمتوں میں ان کا حصہ اپنے صوبہ میں بیس فیصدی اور حکومت ہند میں ۸ فیصدی ہونا چاہیئے۔ بلکہ وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کو بھی پنجاب میں اتنی نیابت ملنی چاہیئے۔ کہ ہندو اور سکھ مل کر مسلمانوں کے مقابلہ میں اکثریت میں ہو جائیں۔ اور مسلمانان پنجاب کو تمام دیگر اقوام کی ۴۳ فیصدی آبادی کے مقابلہ میں ۵۷ فیصدی ہوتے ہوئے غیر مسلموں کے حوالے کر دیا جائے۔

سکھوں کی دھمکی

اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو سکھوں کے نزدیک یہ سخت بے انصافی ہوگی۔ اور وہ کسی صورت میں بھی اسے برداشت نہ کریں گے۔ اور ملک کے امن کو برباد کرنے اور موجودہ حکومت کو سلطنت مغلیہ کی طرح الٹ دینے میں جو کچھ ان سے ہوگا۔ اس سے دریغ نہ کریں گے۔

"وفادار" سکھوں کا رویہ

یہ ان سکھوں کی طرف سے ہی نہیں کہا جا رہا۔ جنہیں "اچھی بیٹر" ہونے پر فخر ہے۔ اور جو حکومت کے خلاف تشدد سے کام لینا۔ اور قانون شکنی کرنا ہر حالت میں اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ بلکہ ان کی طرف سے ہے۔ جن کے متعلق ہندو اخبارات کا یہ بیان ہے۔ کہ

"یہ وہ سکھ سردار ہیں۔ جو ہمیشہ گورنمنٹ کے وفادار رہے۔ اور اب بھی وفادار ہیں۔ سر سندر سنگھ اور سر جوگندر سنگھ وزیر زراعت پر کوئی سرکاری یا نیم سرکاری شخص انگلی نہیں اٹھا سکتا۔ کہ وہ حکومت کے راستہ میں کمر بستہ رہے ہیں۔" (ملاپ ۱۹ جولائی)

اعلان کا خلاصہ

گورنمنٹ کے ان "وفادار" سکھوں نے حال میں ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جسے سکھوں کا "اعلان جنگ" کہنا چاہیئے۔ اس میں "نہایت ادب کے ساتھ ملک معظم کی حکومت کے سامنے سکھوں کی آراء و افکار کی ترجمانی" کرنے کا دعوے کیا گیا ہے۔ "انصاف کے اصول پر کاربند" ہونے کی التجا کی گئی ہے۔ پنجاب کو "سکھوں کا اپنا صوبہ" بتایا گیا ہے۔ مسلمانان پنجاب کو بے حقیقت دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان منحوس ایام کی یاد دلائی گئی ہے۔ جب اہالیان پنجاب کی بدقسمتی سے اس خطہ پر چند روز کے لئے سکھا شاہی کا دور دورہ ہوا۔ حکومت برطانیہ کے لئے اپنا خون بہانے اور ہر قسم کی قربانیاں کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور بالآخر کہدیا گیا ہے:-

"ہم صاف عرض کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم کسی ایسے تصفیہ کو قبول نہیں کر سکتے۔ جس سے ہمیں اپنے ہمسایہ فرقہ (مسلمانوں) سے دب کر رہنا پڑے۔ تاوقتیکہ یہی اصول تمام صوبوں میں مدنظر نہ رکھے جائیں۔ ہم کسی ذاتی خوف و نقصان کی بناء پر حفاظت کا مطالبہ نہیں کرتے۔ بلکہ تمام فرقوں کے ساتھ انصاف کئے جانے کے لئے ہم فرقہ وارانہ حکومت کا خاتمہ کر دینا چاہتے ہیں۔ جو حکومت میں کئی طرح سے رخنہ اندازی کر سکتی ہے۔ ہم نے سلطنت مغلیہ کا مقابلہ اسی غرض سے کیا تھا۔ کہ فرقہ وارانہ حکومت کا خاتمہ ہو جائے۔ اور آج بھی اگر ضرورت ہوئی۔ تو ہم اپنی عزت۔ اپنی دولت اور اپنے گھر کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانیوں سے دریغ نہیں کرینگے اور اس کے لئے ہمہ تن آمادہ اور مستعد ہیں۔"

سکھوں کا چند روزہ غلبہ

خدا کی شان۔ اپنے ذاتی نفع و نقصان سے بے نیاز ہو کر محض دوسرے فرقوں کے ساتھ انصاف کئے جانے کے لئے فرقہ وارانہ حکومت کا خاتمہ کر دینے کا دعوے ان لوگوں کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ جن کا پنجاب میں چند روزہ غلبہ دنیا میں بدترین قسم کی شہرت رکھنے میں یکتا ہے۔ اور سلطنت مغلیہ سے مقابلہ کرنے کی غرض تمام فرقوں کو انصاف دلانا ان کی طرف سے بتائی جا رہی ہے۔ جن کے دور حکومت میں اہالیان پنجاب پر مذہبی تعصب کی وجہ سے ایسے ایسے مظالم توڑے گئے۔ جن کی یاد اب بھی کپکپی پیدا کر دیتی ہے اور جن کا ذکر دہشت۔ اور درندگی کے سلسلہ میں بطور ضرب الامثال کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے نزدیک "انصاف" جس چیز کا نام ہو سکتا ہے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

سکھوں کی خود فراموشی

لیکن تعجب ہے۔ کہ ان دنیا سے انوکھے انصاف پسند لوگوں اور دوسرے فرقوں کے لئے انصاف حاصل کرنے کے مدعیوں کو فوراً ہی اپنا یہ دعوے بھول گیا۔ جو انہوں نے مسلمانان پنجاب کی مخالفت کرنے کی مہم پر پردہ ڈالنے کے لئے کیا تھا۔ اور یہ کہکر انہوں نے اسے رد کر دیا۔ کہ

"ہم اپنی عزت۔ اپنی دولت اور اپنے گھر کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانیوں سے دریغ نہیں کریں گے۔"

اگر سکھوں کے اس دعوے کی کوئی حقیقت ہے۔ کہ "ہم کسی ذاتی خوف اور نقصان کی بناء پر حفاظت کا مطالبہ نہیں کرتے۔ بلکہ تمام فرقوں کے ساتھ انصاف کئے جانے کے لئے ہم فرقہ وارانہ حکومت کا خاتمہ کر دینا چاہتے ہیں۔" تو پھر "اپنی عزت۔ اپنی دولت اور اپنے گھر کی حفاظت" کی انہیں کیا فکر۔ اور کیوں اس کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے پر آمادگی ظاہر کرتے ہیں۔ انہیں تو یہ کہنا چاہیئے۔ کہ ہم تمام فرقوں کے ساتھ جن میں مسلمان شامل نہیں۔ انصاف کئے جانے کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں کرنے سے دریغ نہ کریں گے۔ لیکن سکھوں کے دعووں کو ہمیشہ سے دلائل کے ساتھ جو تعلق رہا ہے وہی یہاں بھی نمایاں طور پر نظر آ رہا ہے۔ اور اسی لئے یہ بات کوئی بھی حیرت انگیز نہیں ہے

اسی لحاظ سے ان کے دُوسرے دعاوی کو بھی پرکھنا چاہیئے ؛

سکھوں کی سب سے بڑی دلیل

گورنمنٹ کے ان وفادار سکھوں نے اپنے مطالبات کو حق بجانب قرار دینے کے لئے ایک ہی دلیل پیش کی ہے - اور وُہ یہ ہے کہ "ہمارا زائد از استحقاق مراعات کا مطالبہ ویسا ہی ہے جیسا دوسری اقلیتوں کو ہندوستان کے دُوسرے صوبوں میں عطا کیا گیا ہے - اور حکومت کو چاہیئے - کہ سکھوں کے زائد از استحقاق مراعات کے مطالبہ کو جو حق و انصاف پر مبنی ہے - قبول کرنے میں پس و پیش نہ کرے - جس طرح مُسلمانوں کو دُوسرے صوبوں میں زائد از استحقاق مراعات عطا کی گئی ہیں - اسی طرح سکھوں کو پنجاب میں دی جائیں - ہم نے سُنا ہے - اور ہمارے پاس اس افواہ کی تردید کا کوئی ذریعہ نہیں - کہ پنجاب میں مسلمانوں کو اکیاون فیصدی نیابت دینے کے بعد باقی ماندہ نشستیں دُوسرے فرقوں میں تقسیم کی گئی ہیں ہم نہایت ادب سے گزارش کرتے ہیں - کہ یہ اس اصول کے بالکل خلاف ہے جس کی بناء پر دُوسرے صُوبوں میں اقلیت کو زائد از استحقاق مراعات دیئے جانے کے بعد بھی اکثریت کی حفاظت کیلئے ان کی نشستوں کا تعین نہیں کیا گیا ؛

اقلیتوں کی زائد از استحقاق مراعات

سکھوں نے یہ کہنے کو تو کہدیا - کہ "جس طرح مسلمانوں کو دوسرے صوبوں میں زائد از استحقاق مراعات عطاء کی گئی ہیں - اسی طرح سکھوں کو بھی پنجاب میں دی جائیں" لیکن اس کے ساتھ ہی اپنی معقولیت پسندی کا ثبوت اس طرح پیش کر دیا - کہ اگر مسلمانوں کو ۵۱ فیصدی بھی حق نیابت دے دیا گیا - تو اسے سکھ برداشت نہ کریں گے - اور اس کے خلاف اس وقت تک جنگ جاری رکھیں گے - جب تک مسلمانوں کو اقلیت میں تبدیل نہ کر دیا جائے لیکن کیا سکھ بتا سکتے ہیں - کہ ہندوستان کے کسی صُوبہ میں اقلیتوں کو اس قدر نیابت دی گئی ہے - کہ اس صُوبہ کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کر دیا گیا ہو - اگر کوئی ایک بھی ایسا صُوبہ پیش نہیں کیا جا سکتا - اور ہرگز پیش نہیں کیا جا سکتا - جس میں اقلیتوں کو اس قدر زائد از استحقاق مراعات دے دی گئی ہوں - کہ وہاں کی اکثریت اقلیت میں ہو گئی ہو - تو پھر پنجاب کے متعلق ان کا یہ مطالبہ کہ یہاں کی اقلیتوں کو اس قدر زائد از استحقاق مراعات دی جائیں - کہ اکثریت کو برائے نام ایک فیصدی اکثریت بھی حاصل نہ رہے - کس طرح "حق و انصاف پر مبنی" کہا جا سکتا ہے ؛

مسلمانانِ پنجاب مراعات دینے کو تیار ہیں

مُسلمانانِ پنجاب سکھوں اور دوسری اقلیتوں کو زائد از استحقاق مراعات دینے کے لئے بخوشی تیار ہیں - اور اسی وجہ سے وُہ اپنی آبادی کی نسبت سے بہت کم نیابت منظور کر لینے پر آمادہ ہیں - لیکن یہ کسی صُورت میں بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں - کہ ان کی اکثریت کو زائد از استحقاق مراعات کی دیوی کی بھینٹ چڑھا دیا جائے - مُسلمان اس کے لئے بھی تیار ہو سکتے ہیں - اگر سکھ اور ہندو اس بات کا ذمہ لیں - کہ ہندوستان کے جن صوبوں میں مُسلمانوں کی اقلیت ہے - ان میں ان کو اور دوسری اقلیتوں کو اس قدر نیابت دے دی جائے - کہ وہاں کی اکثریت اقلیت میں ہو جائے - اگر سکھوں کے نزدیک پنجاب میں مُسلمانوں کی اکثریت فرقہ وارانہ حکومت کہلا سکتی ہے - اور یہ صُورت تمام فرقوں کے ساتھ انصاف کے خلاف ہے تو کیا وجہ ہے - کہ دیگر صُوبوں میں ہندوؤں کی اکثریت فرقہ وارانہ حکومت نہیں کہلا سکتی - اسے تمام فرقوں کے ساتھ ناانصافی نہیں کہا جاتا - اور تمام فرقوں کے ہمدرد اور خیر خواہ سکھ ان صُوبوں میں فرقہ وارانہ حکومت کا خاتمہ کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے ؛

مبنی بر جہالت مطالبہ

پس جس اصل کی بناء پر سکھ پنجاب میں اس قدر زائد از استحقاق مراعات کا مطالبہ کر رہے ہیں - کہ اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو جائے - اور جسے حق و انصاف پر مبنی قرار دیتے ہیں - اس کے رُو سے بھی مُسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کے متعلق ان کا مطالبہ سراسر جہالت پر مبنی ہے - وُہ اس اصل کو دُوسرے صُوبوں میں جاری تو کرائیں - وہاں کی اقلیتوں کو اس قدر مراعات دلائیں - کہ اکثریت اقلیت ہو جائے - اور پھر پنجاب کے متعلق اس کے جاری کرنے کا مطالبہ کریں - جب تک یہ نہیں ہوتا - اس وقت تک ان کا یہ کہنا - کہ "ہمارا زائد از استحقاق مراعات کا مطالبہ ویسا ہی ہے - جیسا دوسری اقلیتوں کو ہندوستان کے دُوسرے صُوبوں میں عطا کیا گیا ہے" سراسر غلط اور محض دھوکا ہے اور سکھ اگر ایک لمحہ کے لئے بھی اس پر غور کر سکیں - تو ان پر واضح ہو جائے کہ ان کے مطالبہ کی بنیاد کس قدر بودی ہے ؛

سکھوں کا غلبہ اور دبا کر رکھنے کا دعوے

دراصل سکھوں کی یہ غرض نہیں - کہ انہیں حق و انصاف کے رو سے جس حد تک زائد از استحقاق مراعات مل سکتی ہیں - وُہ حاصل ہوں - بلکہ ان کے لئے تو پنجاب میں مسلمانوں کا وجود ہی سوہانِ رُوح بن رہا ہے - اور رہ رہ کر انہیں وُہ وقت یاد آ رہا ہے - جب قدرت کی مصلحت نے اہلِ پنجاب کی سزا دہی کے لئے عذاب کو سکھا شاہی کی شکل میں پنجاب پر مسلط کیا تھا - چنانچہ ان حکومت کو الٹی میٹم دینے والے سکھوں نے بھی کہہ ہی دیا - کہ "یہ قسمت کی بات ہے - کہ جنہیں سکھوں نے مغلوب کیا تھا - وُہی مرکزی پنجاب کے حکمران ہونگے" مگر "ہم صاف عرض کر دینا چاہتے ہیں - کہ ہم کبھی ایسے تصفیہ کو قبول نہیں کر سکتے - جس سے ہمیں اپنے ہمسایہ فرقہ سے دب کر رہنا پڑے" لیکن یہ کہتے ہُوئے وُہ پھر بھول گئے - کہ چند دن ایک چھوٹے سے علاقہ کو مغلوب کر لینے کے معاً بعد وُہ خود کس عبرت ناک طریق سے مغلوب ہُوئے - اور پھر ان کی قسمت کے متعلق جو "تصفیہ" کیا گیا - اسے کیسی آسانی اور کتنی خوشی کے ساتھ قبول کیا - اور آج تک "اپنے ہمسایہ فرقہ" سے نہیں - بلکہ سات سمندر پار سے آنے والوں سے اس قدر دبے ہُوئے ہیں - کہ نہایت ادب کے ساتھ "بات کرنے" کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ ہی نہیں - پس اگر ضرورت لاحق ہُوئی - تو "ہمسایہ فرقہ" بھی اسی طرح ادب سکھا سکتا ہے - اور سکھ آسانی کے ساتھ سیکھ سکتے ہیں - مگر بہتر یہی ہے - کہ سکھ صاحبان اس قسم کی باتوں کو زمانہ مستقبل کے سپرد کرتے ہُوئے حق و انصاف کی بناء پر اپنے اور اپنے ہمسایہ فرقہ کے حقوق کا تصفیہ کر لیں - اور خواہ مخواہ ٹیڑھی راہ اختیار نہ کریں ؛

نمائندہ کشمیر کمیٹی اور معاملاتِ پونچھ و کشمیر

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نمائندہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ۱۴ - جولائی وزیر اعظم کشمیر سے ملاقات کی - تفصیلی گفتگو کا ابھی تک علم نہیں ہو سکا - مگر یہ معلوم ہُوا ہے - کہ وزیر اعظم صاحب بہادر معاملاتِ پونچھ پر پوری توجہ مبذول فرما رہے ہیں - اور انہیں یقین ہے - کہ راجہ صاحب پونچھ خود بھی اصلاحِ حالات کی کوشش کر رہے ہیں - چنانچہ انہوں نے پنڈت سنت رام صاحب جج کو جن کے متعلق سُنا جاتا ہے - کہ باشندگان پونچھ کو شدید شکایات تھیں - علیحدہ ہونے پر مجبور کیا ہے - اور وُہ علیحدہ ہو گئے ہیں - مگر پونچھ میں دائرۂ فساد کو وسعت دینے والی اور بھی چند ایک ہستیاں ہیں - جو سنت رام صاحب سے بھی زیادہ ذمہ وار ہیں - ہم راجہ صاحب پونچھ کی دُور اندیشی سے توقع رکھتے ہیں - کہ وُہ پونچھ کی نہایت نازک حالت کو درست کرنے کے لئے جلد توجہ فرمائیں گے ؛

سید صاحب موصُوف کے ایک خط سے معلوم ہُوا ہے کہ جموں اور کشمیر کے حالات بھی رو باصلاح ہو رہے ہیں - مہاراجہ صاحب بہادر جو فسادات سے قبل مسلمانانِ ریاست میں محبت اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے - اب پھر وُہی درجہ حاصل کر رہے ہیں کیونکہ وُہ مسلمانوں کو اپنے حقوق حاصل کرنے کا موقع بہم پہونچا رہے ہیں - اور ان کے زخموں کو مندمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - چنانچہ آپ نے نہ صرف جرمانوں کو معاف کر دیا ہے - بلکہ وصول شُدہ جرمانے واپس کرنے کا بھی حکم دے دیا ہے - ان حالات میں سید صاحب موصُوف مسلمانانِ ریاست کو یہ مشورہ دیتے ہیں - کہ وُہ ہر ایسے فعل سے مجتنب رہیں - جس سے فضا کے مکدر ہونے کا خدشہ ہو - اور صبر کے ساتھ اپنے مطالبات کے پورے ہونے کا انتظار کریں ؛

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حیاتِ مسیح کا عقیدہ اور براہین احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفاتِ مسیح ناصری کے مسئلہ کو قرآن کریم احادیث صحیحہ اور علمی و تاریخی طور پر ایسا واضح اور مبرہن فرمادیا ہے۔ کہ حیاتِ مسیح کے قائلین اکثر اس پر بحث کرنے سے کتراتے ہیں۔ اور حتی الوسع کوشش کرتے ہیں۔ کہ اس مسئلہ کو بحث میں نہ لایا جائے۔ اور اگر کہیں اس کے لئے مجبور کر دیئے جائیں۔ تو وہ بجائے اس کے کہ قرآن کریم کی کسی آیت - یا کسی صحیح حدیث سے ثابت کریں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسد العنصری آسمان پر موجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر جس میں آپ نے حضرت مسیحؑ کے دوبارہ آنے کا ذکر رسمی طور پر اس وقت فرمایا ہے۔ جبکہ آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے صراحتاً اس عقیدہ کی غلطی پر اطلاع نہ دی گئی تھی پیش کیا کرتے ہیں۔ گویا ے کر اب ان کے پاس حیاتِ مسیح کی صرف یہی دلیل رہ گئی ہے۔

براہین احمدیہ کا حوالہ

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸ کے مندرجہ ذیل الفاظ پیش کئے جاتے ہیں

"جس غلبہ کاملہ دینِ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو ان کے ہاتھ سے دینِ اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا"

بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تحریر فرمایا - لیکن بعد میں جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو بالصراحت اطلاع دی گئی۔ اور خدا تعالےٰ کی وحی نے آپ پر اصل حقیقت کو ظاہر کر دیا۔ نیز جب آپ نے اس وحی کو قرآن کریم پر عرض کیا۔ تو قرآن کریم سے بھی اس کی تائید ہوئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کے اصل مطالب کو آپ پر منکشف کر دیا۔ تو آپ نے اپنے سابقہ خیال کو ترک کر دیا۔ اور وفاتِ مسیح کے نہ صرف قائل ہو گئے۔ بلکہ لاکھوں انسانوں کو اس کا قائل بنا دیا۔ اور جو ابھی تک قائل نہیں ان کے تمام دلائل کو توڑ کر رکھدیا

صداقت کا بین ثبوت

مخالفین براہین احمدیہ کے اس حوالہ کو آپ کی صداقت کے خلاف پیش کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ صداقت کا ایک بین ثبوت ہے۔ کیونکہ آپ نے وفاتِ مسیح کا عقیدہ اختیار کرنے میں اپنی مرضی کو دخل نہیں دیا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے فرمان کی تعمیل میں اسے اختیار کیا۔ اور اسبات کی ذرا بھر بھی پرواہ نہ کی۔ کہ پہلے کچھ اور لکھ چکے ہیں۔ آپ کے نفس میں اگر ایک ذرہ انانیت ہوتی آپ کا ذرہ ذرہ آستانہ الوہیت پر پانی ہو کر بہ نہ چکا ہوتا۔ اور آپ کو اس امر کے متعلق عین الیقین نہ حاصل ہو چکا ہوتا۔ کہ وفاتِ مسیح پر اطلاع خود خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوئی ہے۔ تو آپ اپنی پہلی تحریر کے خلاف ہرگز کچھ نہ کہتے۔ اور دنیا کے لئے زبان طعن دراز کرنے کا موقعہ نہ بہم پہنچاتے۔ مگر آپ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور خدا تعالےٰ کی خاطر اپنی ذات کو قربان کر دیا۔ اور وہی کچھ کہا۔ جو آپ کو بتایا گیا۔ یہ آپ کی صداقت کا بین ثبوت نہیں تو اور کیا ہے

براہین کے حوالہ کی تشریح

پھر براہین کے حوالہ کی آپ نے خود تشریح فرمادی ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"کیا کیا اعتراض بنا رکھے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کا دعویٰ کرنے سے پہلے براہین احمدیہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کا اقرار موجود ہے۔ اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو۔ اس اقرار میں کہاں لکھا ہے۔ کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے۔ کہ میں عالم الغیب ہوں؟ جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی - اور بار بار نہ سمجھایا۔ کہ تو مسیح موعود ہے - اور عیسیٰ فوت ہو گیا ہے۔ تب تک میں اس عقیدہ پر قائم تھا۔ جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اس وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے۔ جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی۔ تو میں اس عقیدہ سے باز آگیا۔ میں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا۔ اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۶)

پھر تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھدیا۔ تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ لکھنا جو الہامی نہ تھا۔ محض رسمی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں۔ کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں۔ جب تک کہ خود خدا تعالےٰ مجھے نہ سمجھادے"

(کشتی نوح صفحہ ۴۷)

پس ایسے واضح بیانات کے ہوتے ہوئے براہین احمدیہ کے حوالہ کو پیش کرنا انصاف کا خون کرنا نہیں۔ تو اور کیا ہے

رائج الوقت خیال کی موافقت

ایسے وقت میں جبکہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ کچھ نہ بتایا گیا تھا آپ کا ان کی دوبارہ آمد کا ذکر کرنا عام رائج الوقت خیال کی موافقت میں تھا۔ اور یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کی وجہ سے آپ پر کوئی حرف آ سکے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ کہ کان یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر بہ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۹۶) یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان امور میں جن کے متعلق آپ کو کوئی حکم نہ ہوتا۔ اہل الکتاب کی موافقت کو پسندیدہ سمجھتے تھے یعنی جن امور کے متعلق خدا تعالےٰ کی طرف سے بالصراحت اطلاع نہ دی جاتی۔ ان امور میں آپ اسی خیال کو پسندیدہ فرماتے۔ جو اہل الکتاب کا ہوتا۔ یہی طریق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار فرمایا۔ کہ جب تک آپکو حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے متعلق صراحت کے ساتھ اطلاع نہ دی گئی۔ اس وقت تک عام مسلمانوں کا جو عقیدہ تھا۔ اسے براہین احمدیہ میں درج کر دیا لیکن بعد میں جب خدا تعالےٰ کی وحی نے اصل عقیدہ پر اطلاع دے دی۔ تو اسے پیش کرنے میں ذرا جھجک نہ کبھی۔ اور تائید الٰہی سے قرآن کریم احادیث صحیحہ اور علمی اور تاریخی پہلو سے ثابت کر دیا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

رسول کریم کی فضیلت

دیکھئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک وقت یہ فرمایا ہے۔ کہ لا تخیرونی علی موسیٰ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۱۱) یعنی مجھے موسیٰ (علیہ السلام) پر فضیلت نہ دو۔ اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے۔ فرمایا۔ من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۵۶) یعنے میں نے یہ کہا۔ کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ اس نے جھوٹ بولا۔ لیکن کیا کوئی مسلمان کہہ سکتا ہے۔ کہ رسول کریمؐ نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ انا سید ولد آدم یہ (نعوذ باللہ) صحیح نہیں ہے۔ یقیناً آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ اور آپ تمام بنی آدم کے سردار ہیں۔ لیکن جس وقت آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امر پر اطلاع نہ دی گئی۔ اس وقت تک آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے موسیٰ (علیہ السلام) سے افضل نہ سمجھو۔ اور یونس سے بہتر نہ کہو۔ ہاں جب آپ کو اس بات سے آگاہ کیا گیا۔ کہ آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ تو آپ نے بانگ دہل اس بات کا اعلان فرمایا کہ انا سید ولد آدم ولا فخر۔ میں سب آدم زادوں کا سردار ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابتدائی زمانہ میں عوام کے عقیدہ کو اسی طرز پر لکھ دیا۔ اور وہ لکھنا آپ کا الہامی یا کسی وحی کے ماتحت نہ تھا۔ لیکن جب اصل حقیقت سے اللہ تعالیٰ نے آپکو آگاہ فرمایا تو آپ نے بانگ دہل یہ اعلان کر دیا ؎

قدرمات عیسیٰ مطرقاً و نبینا۔ حیٌّ و ربی انہ وافانی

(شیخ مبارک احمد مولوی فاضل)

جنگِ دمشق

صدیق اکبر حضرت ابوبکر خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا دور دورہ ہے۔ اسلام کی فوجیں توحید الٰہی کا جھنڈا بلند کرتے اور مخلوق الٰہی کو مساوات کا سبق پڑھانے کے لئے جزیرہ نما عرب سے نکل کر فتح و نصرت کے ڈنکے بجاتی ہوئی دور دور کے مقامات تک پہنچ چکی ہیں۔

ان فوجوں کا ایک حصہ حضرت خالد بن ولید جیسے جری سپہ سالار کی زیر سرکردگی توحید الٰہی کا پرچم اڑاتا ہوا قانونِ ہی کو جاری کرتا۔ اور انسان کو مساوات کا بھولا ہوا سبق یاد دلاتا ہوا بصریٰ کی مہم کو سر کر چکنے کے بعد دمشق کی طرف کوچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اس موقعہ پر حضرت خالدؓ بن ولیدؓ نے حضرت ابوبکر صدیق کو فتح بصریٰ کی اطلاع بذریعہ خط بھجوائی۔ اور ساتھ ہی حضرت ابوعبیدہ کو ایک خط اس مضمون کا لکھا۔ کہ میں بصریٰ کو فتح کرتے ہوئے دمشق کی طرف روانہ ہوتا ہوں۔ آپ بھی اپنے لشکر سمیت دمشق پہنچ کر مجھے ملیں

شاہ روم کی گھبراہٹ

ہرقل شاہ روم کو جب یہ اطلاع ہوئی۔ کہ مسلمانوں نے تدمر۔ حوران اور بصریٰ کو فتح کر لیا ہے۔ اور دمشق پر بھی حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو وہ بہت گھبرایا۔ اور خیال کرنے لگا۔ کہ اگر دمشق بھی اہل عرب کے قبضہ میں چلا گیا۔ تو تمام علاقہ شام ہاتھوں سے جاتا رہے گا۔ اس لئے جیسے بھی ہو سکے دمشق کو بچایا جائے۔ اور اہل عرب کو ان کے ارادہ سے باز رکھا جائے۔ اس نے اپنے سرداروں اور مشیر کاروں سے مشورہ لیا۔ اور کہا۔ کہ اس وقت دمشق میں تقریباً بارہ ہزار سپاہ موجود ہے۔ جو عزرائیل کی کمان میں ہے۔ لیکن یہ بہتر ہوگا۔ کہ کسی اور سردار کو بھی جو فنون جنگ کا ماہر ہو۔ اس مہم کو سر کرنے کے لئے روانہ کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی اعلان کر دیا۔ کہ جو شخص اسلامی لشکر کو شکست دیگا اس کی منہ مانگی مرادیں پوری کی جائیں گی۔

ایک رومی سردار کی آمادگی

اس پر کلوص نامی سردار نے کہا۔ کہ اگر بندہ کو اجازت ہو تو میں اسلامی لشکر کو علاقہ شام سے باہر نکال دوں گا۔ اور انہیں ایسا سبق دوں گا۔ کہ آئندہ کبھی اس علاقہ کا نام تک نہ لینگے شاہ روم کلوص کی آمادگی پر بہت خوش ہوا۔ اور کہنے لگا۔ اگر تم نے اس عہد کو پورا کیا۔ تو میں تمہیں زر و جواہر سے مالامال کر دونگا اور حکومت میں تمہیں اعلیٰ منصب پر سرفراز کیا جائیگا۔ کلوص نہایت شادمانی کے ساتھ پانچ ہزار چیدہ سواروں کو اپنے ساتھ لے کر دمشق کی طرف چل پڑا۔ ادھر حضرت خالدؓ بن ولید بھی دمشق میں پہنچنے کے لئے کوچ کر چکے تھے۔ جو بغیر کسی رکاوٹ کے دمشق کی حدود میں پہنچ چکے تھے۔

رومی سرداروں میں کشمکش

کلوص نے جب شاہ روم کا حکم عزرائیل کو بتایا۔ کہ اسے ہم پر امیر بنا کر بھیجا گیا ہے۔ تو عزرائیل کو فطرتی طور پر تکلیف اور صدمہ پہنچا۔ ادھر کلوص سے برا منایا۔ اس پر دونوں میں تکرار شروع ہو گئی آخر کلوص نے کہدیا۔ میں اسلامی فوجوں کا مقابلہ اس وقت تک نہیں کروں گا۔ جب تک عزرائیل کو فوج کی کمان سے الگ نہ کر دیا جائے۔ اور عزرائیل نے کہا۔ کہ میں یہاں کے حالات سے اچھی طرح واقفیت رکھتا ہوں۔ مگر اسلامی لشکر کے سامنے نہیں آؤں گا۔ جب تک کلوص کو ریاست سے معزول نہ کر دیا جائے۔

مصالحت

اس پر ماتحت سرداروں نے درمیان میں پڑ کر ان دونوں جرنیلوں کو سمجھایا۔ اور کہا۔ کہ ملکی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ اس وقت باہمی تکرار ترک کرتے ہوئے اسلامی لشکر کے مقابلہ کے لئے تیاری کی جائے۔ اگر آپ جیسے اور دس سردار ہوں۔ تو یہ ہمارے لئے خوشی کا باعث ہوگا۔ کیونکہ ہم آسانی سے لشکر کو شکست دے سکیں گے۔ اس وقت آپ آپس کی ناراضگی کو چھوڑ دیں۔ اور دشمن پر فتح پانے کی کوشش میں مصروف ہو جائیں۔ عزرائیل نے کہا۔ میں یہ صورت منظور کر سکتا ہوں۔ کہ ایک دن کلوص میدان جنگ میں نکل کر اپنے جوہر دکھائے۔ اور ایک دن میں نکل کر اسلامی لشکر کا مقابلہ کروں۔ پھر معلوم ہو جائیگا۔ کہ ہم میں سے کون زیادہ بہادر شجاع اور جری ہے۔ کلوص نے اسے تسلیم کر لیا۔ بعد ازاں کلوص اور عزرائیل اپنے لشکر کو قلعہ سے نکال کر میدان جنگ میں لے آئے اور اسلامی لشکر کے بالمقابل ڈیرے ڈال دیئے۔

دونوں لشکروں کی صف آرائی

دوسرے دن صبح ہی حضرت خالدؓ بن ولید نے اسلامی لشکر کو ہدایات دیتے ہوئے آراستہ کیا۔ میمنہ پر رافع بن عمیرہ کو اور میسرہ پر عبداللہ بن ابی بکرؓ کو مقرر کیا۔ ادھر کلوص اور عزرائیل نے بھی اپنے لشکر کو ترتیب دی۔ اور خود قلب لشکر میں کھڑے ہو گئے

ضرار بن ازور کی بے نظیر شجاعت

اس موقعہ پر حضرت خالد بن ولید نے ضرار بن ازور سے کہا۔ تمہاری قوم شجاعت میں بہت مشہور ہے۔ اور تم خود بھی بڑے جری اور بہادر نوجوان ہو۔ میری یہ دلی خواہش ہے۔ کہ قبل اس کے کہ لشکر روم حرکت کرے تم تن تنہا اس پر حملہ کرو۔ اور اپنی شجاعت کے جوہر دکھا کر اسے مبہوت کر دو۔ تا اسے پتہ لگ جائے۔ کہ اس کا مقابلہ آج کیسے لوگوں سے ہے۔

ضرار بن ازور تو ایک اشارہ کے ہی منتظر تھے۔ حضرت خالدؓ بن ولید کے اس ارشاد پر اپنا گھوڑا سرپٹ دوڑا کر دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ اور اس کے میسرہ پر اس شدت سے حملہ کیا۔ اور اگلی صفوں کو چیر کر دائیں بائیں اس زور سے نیزہ چلایا۔ کہ تقریباً چار سو رومی قتل ہوئے اور ان کی صفیں درہم برہم ہونے لگیں۔ رومی لشکر مسلمان بہادر کی اس عظیم الشان جرأت و شجاعت کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ اور رومیوں پر ایک سکتہ کا عالم طاری ہو گیا۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کا حملہ

اس کے بعد حضرت خالد بن ولید نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو حکم دیا۔ کہ اب تم دشمن کے میمنہ پر حملہ کر کے اسے ورطۂ حیرت میں ڈالدو۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ یہ حکم سنتے ہی بجلی کی طرح رومی لشکر کے میمنہ پر جا کودے۔ اور ان میں ایک ہل چل مچا دی اور کئی سو رومیوں کو قتل کرنے کے بعد بخیریت واپس آ گئے۔

حضرت خالدؓ بن ولید کا حملہ

ان کے بعد اسلامی لشکر کے جرنیل اعظم حضرت خالدؓ بن ولید میدان جنگ میں مقابلہ کے لئے نکلے۔ اور میدان میں نیزے اور گھوڑے کے ایسے بہادرانہ کرتب دکھائے۔ کہ ان کو دیکھ کر دشمن بھی تحسین و آفرین کے نعرے بلند کرنے لگے۔ بعد ازاں ایڑی لگائی اور آناً فاناً رومی لشکر کے قلب پر جا پڑے۔ سرداران روم یعنے کلوص اور عزرائیل حضرت خالدؓ کے حملہ کی شدت کو دیکھ کر سامنے کھڑے ہونے کی تاب نہ لا سکے۔ اور پیچھے ہٹ گئے۔ حضرت خالدؓ کئی رومیوں کو قتل کر چکنے کے بعد پھر میدان میں آ کھڑے ہوئے۔ اور دشمن کو للکار کر کہا۔ کیا تم میں کوئی مرد میدان ہے؟ اگر کوئی ہے۔ تو مقابلہ کے لئے بھیجو

رومی لشکر پر رعب

رومی سردار جو تین مسلمان بہادروں سپہ سالاروں کے جوہر دیکھ چکے تھے۔ کہاں اس بات کی جرأت کر سکتے تھے۔ کہ حضرت خالدؓ جیسے جری کے مقابلہ کے لئے میدان میں نکل سکتے۔ لیکن جب رومی سپاہیوں نے کلوص اور عزرائیل سے کہا۔ کہ آپ بہادر اور نامی جرنیل ہیں۔ آپکو اسلامی جرنیل کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ تو کلوص نے کہا پہلے عزرائیل مقابلہ کرے۔ کیونکہ یہ حاکم دمشق ہے۔ اور عزرائیل نے کہا۔ بادشاہ نے کلوص کو امیر بنا کر بھیجا ہے۔ اس لئے اسے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اس باہمی تکرار کو بند کرنے اور کسی فیصلہ پر پہنچنے کیلئے رومی سپاہ نے کہا۔ کہ قرعہ اندازی کر لی جائے۔ جسکا نام پہلے نکلے وہی مقابلہ کرے۔ اس پر قرعہ کلوص کے نام نکلا۔ اور اسے مجبوراً حضرت خالد کے مقابلہ کے لئے نکلنا پڑا۔ مگر وہ اپنے ساتھ ایک رومی جرجیس نامی کو لیتا گیا۔ تا مقابلہ سے قبل حضرت خالدؓ کو مرعوب کر کے مقابلہ سے باز رکھنے کی کوشش کرے۔ اس نے بہتری کوشش کی۔ لیکن اپنی سعی میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اور حضرت خالدؓ نے کہا۔

تحقیق زادیان

مسیحی اعتقادات
پر
حضرت مسیح موعودؑ کے اعتراضات

نصف صدی قبل عیسائیوں کی حالت

دنیا اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ آج سے نصف صدی قبل عیسائیت اپنے معتقدات کے لحاظ سے انتہائی عروج پر تھی۔ مزید برآں مال و دولت کی فراوانی اور دنیا کے ایک بڑے حصہ پر حکمرانی نے اس کے دبدبہ میں یہاں تک اضافہ کر دیا تھا کہ بہت سے مسلمان بھی مسیحی مشنریوں کے پھیلائے ہوئے پھندے میں گرفتار ہو گئے انہوں نے عیسائیت کی ظاہری شان و شوکت کو دیکھ کر اسلام کو خیرباد کہدیا اور مسیحیت کے حلقہ بگوش ہو گئے

کاسر الصلیب کا ظہور

یہ فتنہ اسی طرح ترقی پذیر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کسر صلیب کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے عیسائیت کا تار و پود بکھیر کر رکھدیا اور عیسائیت پر اس قدر وسیع اور وزندار اعتراضات کئے۔ جن کے جواب کی طاقت نہ پہلے کسی عیسائی کو تھی اور نہ اب ہے۔ چونکہ کسر صلیب کے ثبوت میں ان امور کا مطالعہ نہایت دلچسپی کا موجب ہو گا۔ اس لئے اس وقت ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ آج بھی کوئی عیسائی ان کا جواب دینے کی اہلیت نہیں رکھتا۔

کفارہ پر اعتراض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے عیسائیت کے بنیادی پتھر کفارہ کے متعلق لکھا ہے۔ عیسائی اعتقاد رکھتے ہیں یسوع مسیح نے مصلوب ہو کر تمام گنہگاروں کے گناہ اٹھا لئے۔ مگر صلیب پر مارا جانا خود بائیبل کے رو سے لعنتی موت ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے اور راستباز کی طرف لعنت کی نسبت قطعاً جائز نہیں۔ اس لئے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ کفارہ کا عقیدہ ہی باطل ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"وہ اعتراض جو ان کے اس عقیدہ پر کیا گیا تھا کہ تمام گنہگاروں کی لعنت مسیح پر آپڑی جس کا ماحصل یہ تھا کہ مسیح کا دل خدا تعالیٰ کی معرفت اور محبت سے بالکل خالی ہو گیا تھا اور درحقیقت وہ خدا کا دشمن ہو گیا تھا یہ ایسا اعتراض تھا کہ عقیدہ کفارہ کو باطل کرتا تھا۔ کیونکہ جب لعنت اپنے مفہوم کے رو سے مسیح جیسے راستباز انسان پر ہرگز جائز نہیں تو پھر کفارہ کی عمارت جس کا شہتیر لعنت ہے کیونکر ٹھہر سکتی ہے؟" (کتاب البریہ)

کفارہ کی غرض پوری نہیں ہوتی

دوسرا اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کفارہ پر یہ کیا ہے کہ

"کفارہ اس وجہ سے بھی باطل ہے کہ اس سے یا تو یہ مقصود ہو گا کہ ہر ایک قسم کے گناہ خواہ حق اللہ کی قسم میں اور خواہ حق العباد کی قسم میں سے ہوں کفارہ کے ملنے سے ہمیشہ معاف ہوتے رہتے ہیں۔ سو پہلی شق تو صریح البطلان ہی کیونکہ یورپ کے مردوں اور عورتوں پر نظر ڈال کر دیکھا جاتا ہے کہ وہ کفارہ کے بعد ہرگز گناہ سے بچ نہیں سکے اور ہر ایک قسم کے گناہ یورپ کے خواص اور عوام میں موجود ہیں۔ بھلا یہ بھی جانے دو نبیوں کے وجود کو دیکھو جن کا ایمان اوروں سے زیادہ مضبوط تھا وہ بھی گناہ سے نہ بچ سکے حواری بھی اس بلا میں گرفتار ہو گئے پس اس میں کچھ شک نہیں کہ کفارہ ایسا بند نہیں ٹھہر سکتا کہ جو گناہ کے سیلاب سے روک سکے رہی یہ دوسری بات کہ کفارہ پر ایمان لانے والے گناہ کی سزا سے مستثنیٰ رکھے جائیں گے خواہ وہ چوری کریں یا ڈاکہ ماریں۔ خون کریں یا بدکاری کی مکروہ حالتوں میں مبتلا ہیں۔ تو خدا ان سے کچھ مؤاخذہ نہیں کریگا یہ خیال بھی سراسر غلط ہے جس سے شریعت کی پاکیزگی سب اٹھ جاتی ہے اور خدا کے ابدی احکام منسوخ ہو جاتے ہیں۔" (صفحہ ۳۸)

ابنیت مسیح کا غلط عقیدہ

اسی طرح یسوع مسیح کی ابنیت کے مسئلہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ اعتراض کیا۔ کہ

"خدا کا کوئی فعل اس کی قدیم عادت سے مخالف نہیں اور عادت کثرت اور کلیت کو چاہتی ہے۔ پس اگر درحقیقت بیٹے کو بھیجنا خدا کی عادت میں داخل ہے تو خدا کے بہت سے بیٹے چاہئیں۔ تا عادت کا مفہوم جو کثرت کو چاہتا ہے۔ ثابت ہو اور تا بعض بیٹے جنات کے لئے مصلوب ہوں اور بعض انسانوں کے لئے۔ اور بعض ان مخلوقات کے لئے جو دوسرے اجرام میں آباد ہیں۔ یہ اعتراض بھی ایسا تھا کہ ایک نظر کے لئے بھی اس میں غور کرنا فی الفور عیسائیت کی تاریکی سے انسان کو چھڑا دیتا ہے" صفحہ ۳۸

عیسوی معتقدات تورات کے خلاف ہیں

ایک اعتراض عیسوی معتقدات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کیا کہ یہ تمام اعتقادات یہود کی تعلیم کے خلاف ہیں جن کے پاس متواتر اللہ تعالیٰ کے انبیاء تعلیم لے کر آتے رہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں

"ایسا ہی یہ اعتراض کہ عیسائیوں کی تعلیم یہودیوں کی مسلسل تین ہزار برس کی تعلیم کے مخالف ہے۔ جو ان کی کتابوں میں پائی جاتی ہے جس سے بچہ بچہ یہود کا واقف ہے" (ص ۳۸)

روحانیت کا فقدان

ایک زبردست اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت پر یہ بھی کیا کہ وہ روحانی برکات سے جو ایک سچے مذہب کی زندگی کے ثبوت ہیں بالکل خالی ہے چنانچہ فرماتے ہیں

"علاوہ ان تمام مشرکانہ عقائد کے جو ان کے مذہب میں پائے جاتے ہیں اور علاوہ ایسی ایسی کچی اور خام باتوں کے کہ مثلاً انسان کو خدا بنانا اور اس پر کوئی دلیل نہ لانا جو ان کا طریقہ ہے۔ ایک اور بھاری مصیبت ان کو یہ پیش آئی ہے کہ وہ اپنے مذہب کے روحانی برکات ثابت نہیں کر سکتے یہ تو ظاہر ہے کہ جس مذہب کے قبولیت کے آثار آسمانی نشانوں سے ظاہر نہیں ہیں وہ ایسا آلہ نہیں ٹھہر سکتا جس کو خدا نما کہہ سکیں۔ بلکہ اس کا تمام مدار قصوں اور کہانیوں پر ہوتا ہے اور جس خدا کی طرف وہ راہ دکھلانا چاہتا ہے اس کی نسبت بیان نہیں کر سکتا کہ وہ موجود بھی ہے اور ایسا مذہب اس قدر نکما ہوتا ہے کہ اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہوتا ہے اور ایک مچھر پر غور کر کے خدا کا پتہ لگ سکتا ہے اور ایک پسّو کو دیکھ کر صانع حقیقی کی طرف ہمارا ذہن منتقل ہو سکتا ہے مگر ایسے مذہب سے ہمیں کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا کہ جو اپنے پیٹ میں صرف قصوں اور کہانیوں کا ایک مردہ بچہ رکھتا ہے۔ ہمیں جبراً کہا جاتا ہے کہ تم ان باتوں کو مان لو۔ کہ کسی زمانہ میں یسوع نے کئی ہزار مردے زندہ کر دئے تھے اور اس کی موت کے وقت بیت المقدس کے تمام مردے شہر میں داخل ہو گئے تھے۔ لیکن درحقیقت یہ ایسی ہی باتیں ہیں جیسا کہ ہندوؤں کی پستکوں میں ہے کہ کسی زمانہ میں مہادیو کی لٹوں سے گنگا بہ نکلی تھی اور راجہ رام چندر نے پہاڑوں کو انگلی پر اٹھا لیا تھا اور راجہ کرشن نے ایک تیر سے اتنے لاکھ آدمی مارے تھے۔ اب کہو کہ ان تمام بیہودہ اور بے اصل باتوں کو ہم کیونکر مان لیں۔" ص ۳۹

منجملہ بہت سے اعتراضات کے یہ وہ چند ایک لاجواب اعتراضات ہیں۔ جن کا عیسائیت کے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور جن پر غور کرنے سے عیسائیت کی حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔

آئینی پروگرام کے لئے نیا طریق کار اختیار کرنیکی وجوہات

دار العوام میں وزیر ہند کی تقریر

۱۳ر جولائی دار العوام میں مسئلہ ہند پر بحث کے دوران میں لیبر رکن مسٹر مورگن جونز نے کہا۔ کہ ہندوستانی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے گول میز کانفرنس کے طریقہ سے شدید انحراف عمل میں آیا ہے۔ اور دریافت کیا۔ کہ آیا ہندوستان کے ہر طبقہ کی مشترکہ کمیٹی میں نمائندگی ہو سکے گی۔ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ گول میز کانفرنس کے طریق کار کو واقعی ترک کر دیا گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ جب تک حکومت کانفرنس کے طریقہ کو ترک کر رکھے گی۔ لیبر جماعت مخالف آئندہ تجاویز کے متعلق اپنی روش میں بالکل آزاد ہوگی۔

وزیر ہند کی تقریر

سر سیموئیل ہور نے جواب دیا۔ کہ طریق کار کے مسائل پر اکثر ہمارے درمیان بھی غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں میں اپنی تقریر میں چند منٹ کے بعد ثابت کر دوں گا۔ کہ جماعت مخالف کے ارکان اور ہمارے درمیان غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے۔ اگر اس ایوان کے ارکان میں یہ حالت ہے۔ تو ہندوستان میں ہندوستانیوں اور یہاں برطانی نمائندوں کے درمیان ایسی غلط فہمیاں پیدا ہونا زیادہ آسان ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ میں ثابت کر سکوں گا۔ کہ بیشتر مشکلات معاملات کو غلط سمجھنے کی وجہ سے پیش آ رہی ہیں۔ سب سے پہلے ہمیں صورت حالات کے حقیقی واقعات کو لینا چاہیئے۔ مسٹر مورگن جونز یہ کہنے میں بحق بجانب ہیں۔ کہ بعض سرکردہ ہندوستانی رہنما اس پروگرام کے متعلق بہت مضطرب ہو رہے ہیں۔ جس کا میں نے دس روز قبل دار العوام میں اعلان کیا تھا۔ میں اس مایوسی کے باوجود جب مجھے سر تیج بہادر سپرو اور ان کے رفقاء کے طرز عمل پر ہوئی ہے۔ آج اعلان کرتا ہوں۔ کہ ہندوستان میں ایک بڑی جماعت ایسی موجود ہے۔ جو حکومت کی تجاویز کی پورے طور پر موید ہے

لبرلوں کے عدم تعاون پر افسوس

آئینی پروگرام کے آئندہ مدارج میں اگر سر تیج بہادر سپرو اور ان کے رفقاء ہمارے ساتھ تعاون نہ کریں گے۔ تو میں یہ نقصان کچھ کم محسوس نہیں کروں گا۔ گزشتہ موسم خزاں میں مجھے ان حضرات کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ حاصل ہوا ہے۔ اور میں ان کے سیاسی تجربہ قابلیت اور آئینی مسائل کی معلومات کی قدر و قیمت کا اعتراف کرتا ہوں گول میز کانفرنس کا ہر رکن اس بات کا معترف ہے۔ کہ اگر سال کے آخر میں ہمارے اور ان کے درمیان تعاون کا زمانہ ختم ہو گیا۔ تو مجھے بہت افسوس ہوگا بالخصوص مجھے اس لئے افسوس ہوگا کہ یہ خاتمہ ان غلط فہمیوں کی بنا پر عمل میں آئے گا۔ جو دور کی جا سکتی ہیں۔ گذشتہ دسمبر سے یہاں اور ہندوستان میں ہمیں زیادہ آرام نہیں مل سکا۔ ہم سے جو لوگ آئینی پروگرام پر عمل کرانے کے خواہشمند تھے۔ ان کے راستہ میں پیچیدگیاں حائل ہو گئیں۔ جو کانگرس کی مہم عدم تعاون کی وجہ سے رونما ہوئی ہیں۔ انہوں نے ہمارا راستہ بہت مشکل بنا دیا ہے مجھے یقین ہے۔ کہ ہندوستان میں لبرلوں کے راستہ میں بھی بہت زیادہ مشکلات حائل ہو گئیں۔ ان کے لئے اور ہمارے لئے گذشتہ چھ ماہ کے دوران میں واقعات کی رفتار بعید مشکلات کی باعث رہی ہے۔

شکوک و شبہات کا ازالہ

اب ہمیں موجودہ صورت حالات پر بغور نگاہ ڈالنی چاہیئے کئی برس سے ہندوستان کے ہر طبقہ کی طرف سے شکوک دور کرنے کے لئے سوالات کا سلسلہ جاری تھا مجھے اطمینان ہے۔ کہ اگرچہ یہ سوالات ضروری تھے۔ لیکن ہندوستانی سیاسی زندگی میں سخت بے چینی پر دلالت کرتے تھے۔ کسی کو معلوم نہیں ہوا۔ کہ کیا ظہور میں آنیوالا ہے۔ حکومت ہند کے حکام بھی یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ملک معظم کی حکومت کی آخری حکمت عملی کیا ہوگی۔ ان امور کا نہ سیاسی زندگی پر ہی نہیں بلکہ ہندوستان کی اقتصادی صورت حالات پر بھی بہت برا اثر ہوتا تھا۔ کاروباری لوگوں کو مستقبل کے متعلق شبہات تھے۔ اس ایوان میں ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ طویل بے یقینی کا زمانہ کس قدر تباہ کن اثرات کا موجب ہو سکتا ہے۔ ان صورت حالات کے پیش نظر مجھے درخواست پر درخواست موصول ہو رہی تھی۔ کہ اس شکوک و شبہات کے زمانہ کو ختم کیا جائے۔ ان ہدایات کے پیش نظر یہ بات بے حد ضروری معلوم ہوئی۔ کہ اگر ہمیں ہندوستان پر مستقبل کے متعلق کسی قسم کا اعتماد بحال کرنا منظور ہے تو طریق کار میں سرعت پیدا کرنی چاہیئے۔

مجوزہ طریق کار

نیز ہمیں معلوم ہوا۔ کہ یہ بات دو کے بجائے ایک مسودۂ قانون پیش کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر ہم صوبجاتی خود مختاری ایک مسودۂ قانون میں دیں۔ اور فیڈرل ذمہ واری دوسرے مسودۂ قانون میں پیش کریں۔ تو دونوں پر طویل بحث و تمحیص اور غور و خوض میں بہت زیادہ وقت صرف ہو جاتا۔ لیکن جیسا کہ اس ایوان میں پہلے کہا تھا۔ بہت سے ہندوستانی سیاستدانوں کی یہ عام خواہش تھی کہ ایک ہی مسودۂ قانون میں دونوں چیزیں شامل کر دی جائیں۔ سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر اس تجویز کے بالخصوص موید تھے۔ لیکن اگر ہم پھر کانفرنس کے اجلاس طلب کرتے۔ تو ایک مسودہ قانون میں تمام معاملات کو شامل کرنا مشکل تھا۔ لیکن ایسا نہ کرنیکا یہ مطلب نہیں۔ کہ حکومت کا ارادہ کچھ اور تھا۔ ہرگز یہ بات نہیں ہے کانفرنس کا طریقہ محض اس لئے ترک کیا گیا۔ ایک ہی مسودۂ قانون پیش کرنے کے لئے طریق کار میں سرعت پیدا کرنا ضروری تھا۔ اس سلسلہ میں دو ضروری اجزاء کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے پہلی بات یہ ہے۔ کہ ہمیں کام جلدی سے جلدی ختم کرنا مطلوب تھا۔ دوم یہ کہ حکومت کی آخری تجاویز کو پارلیمنٹ میں پیش کرنا ضروری تھا۔ جس کے متعلق گول میز کانفرنس کے آغاز میں وضاحت کی جا چکی ہے۔ نیز اس امر کی توضیح وقتاً فوقتاً لارڈ اروِن اور بعد ازاں مسٹر بالڈون اور وزیر اعظم کے درمیان خط و کتابت میں بھی ہوئی ہے۔

ہندوستانی تعاون کی اہمیت

لیکن اس کے ساتھ ہی ہم ہندوستانی تعاون بھی برقرار رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مجوزہ طرز عمل میں ہم کس طرح ان تمام امور کا خیال رکھنا چاہتے ہیں۔ ہندوستان کے بعض اصحاب کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم نے اپنے وعدوں کو توڑ دیا ہے۔ ہرگز ایسا نہیں ہوا۔ وزیر اعظم نے اپنے بیان میں نہایت دانشمندی سے آئندہ تعاون کے صحیح طریقہ کے مسئلہ کو حل کئے بغیر چھوڑ دیا تھا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ آئندہ چند ماہ میں معلوم نہیں کیا واقعات پیش آئیں گے۔ چنانچہ فی الواقع ایسے واقعات پیش آئے ہیں۔ جنکی وجہ سے آئندہ تعاون کے طریقہ کو تبدیل کرنا ضروری خیال کیا گیا۔ اول یہ کہ دسمبر میں ہمیں امید تھی۔ کہ حکومت کو فرقہ وار مسئلہ کا تصفیہ کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔ لیکن اس کے بعد آپس میں فیصلہ نہ ہو سکنے پر ہم نے تصفیہ کرنا منظور کر لیا۔

فرقہ وار تصفیہ کا اعلان

مجھے پھر اسباب کا اعادہ کرنے دیجئے تاکہ کوئی غلط فہمی باقی نہ رہے۔ کہ ہمارا ارادہ ہے۔ کہ ہم فرقہ وار مسئلہ کے تصفیہ کا اعلان موجودہ موسم گرما کے دوران میں کر دیں۔ دسمبر میں دوسری امید

ہمیں یہ توقع تھی کہ ہم مسٹر گاندھی اور ان کے رفقاء کے تعاون کو برقرار رکھ سکیں گے۔ لیکن بدقسمتی سے نہ فرقہ دار تصفیہ آپس میں ہو سکا اور نہ مسٹر گاندھی کا تعاون برقرار رہ سکا چنانچہ حالات نے ان دو تبدیلیوں کی وجہ سے اور شکل اختیار کر لی۔ اس امر کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ وزیر اعظم نے تخصیص کرنے کے بجائے عام حیثیت سے وعدے کر کے کس قدر عقلمندی کا ثبوت دیا تھا۔ بہر حال اس قسم کے عہد میں جو بات قابل لحاظ ہوتی ہے۔ وہ ان پر عمل کرنے کا جذبہ ہوتا ہے اور جس جذبہ کے تحت ہم ان پر عمل کرنا چاہتے ہیں وہ تعاون کا حقیقی جذبہ ہے۔

مشاورتی کمیٹی کا کام

مجھے علم ہے کہ بہت سے ہندوستانی۔ مجھے خاص طور پر رجعت پسند اور قدامت پسند وزیر ہند سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ میں ان کی تمام خواہشات اور پروگرام کا مخالف ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے میری جو تصویر کھینچی ہے وہ میرے خیال میں صحیح نہیں۔ بہر حال میں اپنے ہندوستانی دوستوں کو وہ طریقہ بتاتا ہوں جس پر ہم اب بھی ان کا تعاون حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں اول ہم بہت بے تاب ہیں کہ مشاورتی کمیٹی میں ان کا تعاون جاری رہے۔ جب پہلے پہل مشاورتی کمیٹی بنائی گئی تو ہم چاہتے تھے کہ اس کو تمام گول میز کانفرنس کا آئینہ بنا دیں۔ چنانچہ گول میز کانفرنس کی طرح ہم نے اس کمیٹی کو جس قدر نمائندہ بنا سکتے تھے بنایا اور وعدہ دیا کہ مختلف کمیٹیوں کی رپورٹیں جو ہندوستان گئی تھیں اس کمیٹی میں پیش کی جائیں گی۔ ہمیں امید تھی کہ اگر مشاورتی کمیٹی ہمیں اسی طرح مدد دیتی رہی تو ہم اپنے پروگرام میں سرعت کار کو ملحوظ رکھ سکیں گے اور بہت جلد آئینی مسودہ قانون پیش ہو سکے گا۔ اب بھی مجھے امید ہے کہ ہندوستانیوں کے تعاون سے مشاورتی کمیٹی ہماری بیحد مدد کرے گی۔

اس کے بعد آپ نے مسٹر مورگن جونز کے ایک اور استفسار کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ مشاورتی کمیٹی کے اجلاس کے سلسلہ میں جو فقرہ استعمال کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ فرقہ وار تصفیہ کا اعلان ہونے کے بعد کمیٹی کا اجلاس منعقد ہو گا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مشاورتی کمیٹی کے مسلم ارکان نے اس وقت تک بحث و تمحیص جاری رکھنے سے انکار کر دیا تھا جب تک فرقہ دار مسئلہ کا تصفیہ نہ ہو جائے اور جب تک انہیں معلوم نہ ہو جائے کہ ان کے مطالبات پورے ہوئے ہیں یا نہیں۔ پس اس فقرہ کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہ تھا کہ ان رکاوٹوں کے دور ہو جانے کے بعد جن کے باعث کمیٹی کے مسلم ارکان نے بحث و تمحیص سے انکار کر دیا ہے۔ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہو گا۔ مجھے اب بھی امید ہے کہ مشاورتی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہو گا اور ہمیں سرکردہ ہندوستانیوں کا تعاون حاصل ہو گا۔ گرما اور خزاں کے مہینوں کے دوران میں انفرادی طور پر ہندوستانیوں کے درمیان مشاورت ہو گی۔ اس کے متعلق مسٹر مورگن جونز نے کہا ہے کہ جن ہندوستانیوں کے ساتھ مشورہ کیا جائیگا وہ نمائندہ نہیں ہونگے مگر وہ اتنے ہی نمائندہ ہونگے جتنے گول میز کانفرنس کے ہندوستانی نمائندے تھے۔ ہم شروع ہی سے مشہور افراد سے بحث کرتے رہے ہیں اور اب بھی مشہور افراد سے گفتگو کریں گے چند اشخاص سے گفتگو جاری رکھنے سے مطلب محض یہ ہے کہ ہم نے یہ طریق کار مالی تحفظات کی وجہ سے اختیار کیا ہے۔ گذشتہ سال بہت سے ہندوستانیوں کا خیال تھا کہ مالی تحفظات کے مسائل اعتماد کے ساتھ چند افراد کے درمیان طے ہونے چاہئیں۔ کیونکہ مالی اور اقتصادی مسائل تجار اور کاروباری آدمیوں سے متعلق ہیں۔ مجوزہ طریق کار سے ہمارا محض یہی مقصد ہے۔

مشترکہ مجلس منتخبہ

اب میں مشترکہ مجلس منتخبہ کا تذکرہ کرتا ہوں۔ اس کے متعلق ہمارا طریق کار عدیم النظیر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آخری تجاویز کو اس ایوان میں پیش کرنے سے قبل ہندوستانیوں کو مشترکہ مجلس منتخبہ میں مشاورت اور تعاون کا موقعہ دیں ہمیں یقین ہے کہ یہ مجلس گول میز کانفرنس کے جذبہ کے ماتحت کام کرے گی اور اس کے طریقہ کو گول میز کانفرنس کا طریقہ ہی سمجھنا چاہئیے جس میں حالات کے مطابق تبدیلی کر دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ہندوستانیوں کو مشترکہ مجلس منتخبہ میں وہ موقع حاصل ہوگا جو انہیں گول میز کانفرنس میں حاصل نہیں تھا۔ وہ موقع یہ ہو گا کہ وہ حکومت کی تجاویز دیکھ سکیں گے حکومت کی خاص تجاویز اس ایوان کے نمائندوں دارالامراء کے نمائندوں اور ہندوستانی نمائندوں کے سامنے پیش ہونگی بحث و تمحیص کی جائیگی اور اس قسم کی بحث و تمحیص گول میز کانفرنس کی بحث سے بدرجہا زیادہ مفید ہو گی کیونکہ وہاں حکومت اپنی خاص تجاویز پیش کرنے کے قابل نہیں ہوا کرتی اس حالت میں حکومت اپنی تجاویز صرف پارلیمنٹ ہی میں پیش کر سکتی ہے۔

خاتمہ سخن

مجھے امید ہے کہ میں نے یہ بات ثابت کرنے کے لئے کہ ہم ہر درجہ میں ہندوستانی تعاون کو برقرار رکھنے کیلئے پر خلوص خواہش رکھتے ہیں۔ بہت کچھ کہہ دیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس امر کا یقین دلا سکنے کے لئے بھی کہ پروگرام میں تبدیلی کی وجہ محض یہ ہے کہ ہم کارروائی کو جلدی ختم کرنا چاہتے ہیں میں کافی اظہار خیال کر چکا ہوں کسی حلقہ کی طرف سے اس سے بہتر تجاویز پیش نہیں ہوئیں ہم نے تینوں شرائط کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ اول کارروائی جلدی ختم کرنے کی ضرورت۔ دوم ہندوستانی اور برطانی نمائندوں کے درمیان تعاون کی ضرورت اور سوم یہ کہ آخری عدالت جس میں خاص تجاویز پیش کی جائیں پارلیمنٹ کی عدالت عالیہ ہو۔

مفید تجاویز سنی جائینگی

اگر برطانی یا ہندوستانی حلقوں کی طرف سے ان شرائط کو پورا کرنے اور زیادہ موثر طریق پر ہمارے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ان کی تجاویز کی نسبت جو میں نے دس روز قبل پیش کی ہیں زیادہ کارآمد اور مفید تجاویز پیش کی جائیں گی۔ تو میں ان کو بخوشی سنوں گا۔

گلہ مہاراں میں غیر احمدیوں کا اجتماع

گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ میں ۲۳-۲۴ جولائی کو غیر احمدیوں کا اجتماع ہو رہا ہے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضلع سیالکوٹ کے انصار اللہ کو اس جگہ پہنچ کر احمدیت کی تبلیغ کرنی چاہیئے۔ مرکز کی طرف سے انشاء اللہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ اور مولوی محمد سلیم صاحب وہاں جاویں گے مناظرہ کی بھی توقع ہے۔

بمبو ضلع گورداسپور میں مناظرہ

بمبو جوسکر گراھد سے ۱/۲ ۳ میل کے فاصلہ پر برلب سڑک واقعہ ہے۔ اہلحدیثوں سے ۲۹-۳۰ جولائی کو مناظرہ ہو گا۔ ارد گرد کے احمدی احباب اور بالخصوص انصار اللہ کو وہاں پہونچنا چاہیئے۔ یہ علاقہ احمدیت سے خالی ہے۔ انشاء اللہ مرکز سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری۔ اور حافظ مبارک احمد صاحب موجود ہونگے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

انگریزی گرامر سے گھبرانے والو!

دیکھئے انگریزی کے پروفیسر جناب مسٹر بی۔ ایم۔ ایل ٹنکو ہندو مہا سبھا کالج امرتسر کیا فرماتے ہیں۔ گرامر کا مضمون سکولوں میں عام طور پر اچھی طرح سے نہیں پڑھایا جاتا۔ لیکن اگر اس طریقہ سے پڑھایا جائے۔ جو کتاب جدید انگلش ٹیچر میں اختیار کیا گیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ کامیابی نہ ہو ؛

محمد یونس صاحب صابر متعلم جماعت ہشتم اسلامیہ ہائی سکول پشاور " میں جماعت میں گرامر میں بہت کمزور تھا جب سے آپ کی کتاب منگوا کر پڑھی ہے۔ گرامر میں جتنی کمزوری تھی بالکل جاتی رہی۔ واقعی آپ کی کتاب کو بیر دل سے قبول کر لیں۔ تب بھی اس کی قیمت واجبی نہ ہوگی" ؛

قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک
اشتہار کے مطابق نہ ہو۔ تو قیمت واپس منگوا لیں

قمر برادرز (الف) شملہ

دوا لیجئے ۔ دُعا دیجئے

علاج ہومیو پیتھک میں اللہ تعالےٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات۔ ہزاروں بار تجربہ شدہ کھانے میں مزیدار۔ زود اثر۔ بےضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ چیر پھاڑ کی تکلیف سے بچانے والی۔ دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوئے ہیں۔ آپ بھی استعمال کرائیں۔ تو انشاء اللہ سریع التاثیر پائیں گے۔ کوئی تکلیف ہو۔ کیسا ہی مرض ہو۔ پوری کیفیت لکھیئے۔ شافی غذا ہے۔ امراض مخصوصہ مرداں کے لئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ خونی و بادی بواسیر عہ دمہ عہ گنٹھا عہ ناسور عہ گنٹھیا عہ پرسوت عہ باؤ گولہ عہ یرقان عہ تلی عہ سیلان الرحم عہ مرگی عہ ذیابیطس عہ دق عہ سفید داغ عہ مرض سوکھا عہ جریان عہ دیرینہ و پیچیدہ گند ۱۰/ فی ہفتہ عہ مقویات فی شیشی عہ بیتہ ۱/

محمد حسن احمدی بیری اکبر پور کانپور

فیض عام شربت فولاد

عورت کو اگر مرض اٹھرا۔ کمی و بیشی حیض کمزوری۔ پیلا پن۔ کمی بھوک کی شکایت ہے۔ تو خیال فرمالیجئے۔ کہ اس کے رحم میں نقص ہے کیونکہ یہ تمام امراض خرابی رحم سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور رحم کا نقص ہی عورت کی آرام دہ زندگی کو ایک تلخ اور تکلیف دہ زندگی بنا سکتا ہے اس لئے آپ ہمارا تیار کردہ فیض عام شربت فولاد جو کہ رحم کی بیماریوں کیلئے **اکسیر** ثابت ہو چکا ہے استعمال کرائیں انشاء اللہ بہترین مفید ثابت ہوگا۔

قیمت فی شیشی پچاس خوراک عہ روپے محصولڈاک ۱۱/

افیون

اگر آپ افیون کی عادت سے نجات حاصل کرنا چاہیں۔ تو ہم سے جوابی خط کے ذریعہ دوا کی قیمت دریافت کریں نیز یہ بھی ساتھ بتلائیں۔ کہ کس قدر روزانہ استعمال کرتے ہیں اور کتنے عرصہ سے

تیار کردہ:- **فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب**

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اٹھرا کیا ہے؟

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطباء اسقاط حمل کہتے ہیں اس مرض کے لئے سیدنا حضرت نورالدین اعظم شاہی طبیب کی ایجاد کردہ معمول اور ہزارہا لوگوں کی تجربہ و آزمودہ گولیاں گزشتہ نصف صدی سے زیر استعمال ہیں

محافظ اٹھرا گولیاں

اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ ان سے ہزارہا اجڑے ہوئے گھر آباد بے چراغ گھر روشن۔ اور صدمہ خوردہ دکھی اور مایوس دل تسکین اور ڈھارس حاصل کر چکے ہیں۔ ان اکسیر صفت مقبول و تیر بہدف گولیوں کے استعمال سے بچہ خوبصورت۔ ذہین۔ تندرست اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا۔ عمر طبعی کو پہنچنے والا صحیح و سلامت پیدا ہوگا یہ گولیاں کیا ہیں قدرت خدا کا زندہ کرشمہ ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک للعہ یکمشت منگوانے والے کی اکبر یہ قیمت علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا استعمال شروع حمل

محمد عبدالرحمٰن اکبر افغانی دواخانہ جمالی قادیان پنجاب

احمدیوں کے واسطے خاص رعایت

بے روزگاری کا بہترین علاج

اگر آپ تھوڑے سرمایہ سے معقول نفع دینے والی تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم سے ولایتی۔ امریکن۔ جاپانی کٹ پیس و تکمہ ہائے پارچہ (بزازی) کی گانٹھیں بمبئی کے تھوک نرخ پر منگوائیے۔ جن میں موسم گرما کی ضروریات کا پارچہ۔ جالی امریکن۔ پاپلین۔ وائل رنگین و سادہ کریب وغیرہ ہاتھوں ہاتھ بکنے والا از قسم عام پسند نئے نئے ڈیزائن خوشنما وضع کا پارچہ ہوگا۔ جو بزازوں کی دکانوں پر سے اس نرخ پر نہ ملے گا۔ پردہ نشین مستورات بھی اس نفع بخش تجارت سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ نمونہ کی گانٹھ مالیتی پچاس روپیہ یا یکصد پچیس روپیہ یا ڈھائی صد روپیہ منگا کر آزمائش کریں مگر کرایہ مال گاڑی ہم ادا کریں گے۔ تازہ تھوک لسٹ طلب کریں۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ایس رفیق بھائی جنرل سپلائرز جیکب سرکل بمبئی

پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

جدید آبادی قادیان کے ہر ایک محلہ میں اچھے موقعہ کے اس وقت موجود ہیں بمثلاً دارالعلوم میں گرلز ہائی سکول کے قریب۔ دارالبرکات میں سٹیشن کے قریب آبادی کے اندر دارالفضل میں سٹیشن منڈی ریلوے روڈ۔ نور ہسپتال اور مسجد محلہ کے قریب۔ اور دارالرحمت میں آبادی کے اندر شہر کے قریب مطلوبہ قطعات کی حیثیت اور محل وقوع موقعہ پر اور نقشہ آبادی قادیان پر دیکھ کر قیمت کا تصفیہ میری معرفت کیا جا سکتا ہے

محمد اسمٰعیل مولوی فاضل قادیان

گولڈین واقعی مفید

گولیاں ہیں۔ میں نے خود استعمال کی ہیں بے خطاء اور واقعی مفید مقوی گولیاں ہیں۔ ایک شیشی اور بھیجدیں۔ حکیم غلام حسین شاہ از میانہ گوندل۔ آپ کی گولڈین گولیوں کو میں نے خود استعمال کر کے دیکھا ہے۔ بہت مفید پایا۔ ایک شیشی اور بھیجدیں فضل محمد خاں راولپنڈی ؛ احباب کرام آپ بھی استعمال کر کے تجربہ کریں قیمت ساڑھے پانچ روپیہ معہ محصولڈاک ؛

مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

تریاق اعظم

حیرت انگیز ایجاد کے حیرت انگیز فوائد

یہ حیرت انگیز ایجاد واقعی "تریاق اعظم" ہی ہے اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے، سفر میں آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں اس کی ایک شیشی کا ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں، اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر، اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی رو دوڑ جاتی ہے، سر کے درد، پسلی کے درد، گنٹھیا کے درد، عرق النسا کے درد، قولنج کے درد، معدے کے درد، جگر کے درد، گھٹنوں کے درد، غرضیکہ جملہ اقسام کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے ناسور، جلے ہوئے آبلوں، متلی، بخار، ہیضہ، کیلئے اکسیر، قریباً ۲۰۰ دو صد امراض کا ایک ہی علاج ہے، جن امراض میں یہ مفید ہے ان کی مختصر فہرست درج ذیل ہے، مفصل پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے،

سر درد ہر قسم، کمزوری دماغ، زکام، مرگی، سرسام، بے حسی لقوہ، فالج، خارش دماغ، بے ہوشی، دماغی چوٹ، اعصابی درد، خواب غفلت، بے خوابی، ہذیان، درد آنکھ، گوہانجنی، درد کان، کانوں کی کھجلی، ورم گوش، کرم کان، کان کا پکنا، امراض ناک، ناک کی پھنسیاں بدبوئے ناک، بدبوئے دہن، چھینکیں، سونگھنے کی قوت کا کم ہونا، نکسیر، تپ نزلی، درد دانت و داڑھ، مسوڑھوں کا پھولنا و درد، کرم دندان، دانتوں سے خون جانا، دانتوں کو پانی لگنا، منہ میں چھالے، منہ کا سوجنا، سوج لب، سوج زبان، پھنسی لب، دانتوں کا اسفنجی ہونا (سکروی) دانت نکلنا، حلق کا بیٹھ جانا، گلے پڑنا، سوزش گلو، گلے میں کھرکھری، کھانسی، نزلہ، دمہ، بلغمی کھانسی، ودمہ خشک، سل، نمونیا امراض دل، درد دل، ورم پستان، پیٹ درد اور پیٹ کا پھولنا، بدہضمی، ہیضہ، درد قولنج، قراقر معدہ، حرقت معدہ، ریح معدہ، کینچوا وغیرہ، سب اقسام کرم الامعا، پھوڑہ معدہ، اسہال، پیچش، جی متلانا، قے، خون کی قے، ورم معدہ، قبض دائمی، ہچکی، بھس، ڈکار، جہازی بیماری یرقان، جلودھر، درد جگر، نفخ جگر، استسقا، تلی، خروج مقعد، خارش مقعد، بھگندر، بواسیر، سوزش مثانہ، درد گردہ و مثانہ، سفید پیشاب پیشاب میں خون، پیشاب بند، ورم گردہ یا مثانہ، جریان، نامردی، ورم خصیہ، بائی گولہ، سر درد زنان، پرسوت زنان، سیلان الرحم، کثرت حیض، امراض حمل، امراض رحم، حیض کا درد سے آنا، تمام درد اندرونی و بیرونی گنٹھیا، عرق النسا (رینگن باؤ) پنڈلیوں کا پھولنا، جملہ اقسام بخار، انفلوئنزا یعنی جنگی بخار، تپدق، پھوڑا پھنسی، زخم، ران کا لاسا پت یا پتی، داد، چنبل، گلٹیاں، ورم، چوٹ، خنازیر (ہجیران) آگ سے جلنا، ناسور، چھپاکی، بجلی سے جھلسنا، خارش، ہستہ، داغ، خال، سوزش کھجلی، مہاسہ، پسینہ بدبودار، بغلگند، ہاتھ پاؤں کا پھوٹنا، کچلا جانا، چھیپ، چھالے، کثرت پسینہ، آتشک، سوزاک، زہردار ڈنگ، افیون چھڑوانا، تمباکو کا زہر، باولے کتے کا کاٹنا، زہریلی اشیا کھائی جانا، طاعون، امراض بچگان، بچوں کا دودھ نہ پینا، ڈبہ اطفال، خسرہ، چیچک سن، موٹاپا، وغیرہ، اور بھی کئی ایک امراض کا یہ ایک ہی دوا بہترین علاج ہے، مفصل آپ کو پرچہ ترکیب استعمال سے معلوم ہوگا، یہ تریاق اعظم کیا ہے، حقیقتاً بنی نوع انسان کیلئے پیغام شفا ہے، آپ کے گھر میں اس کی ایک شیشی کا موجود رہنا گویا اس بات کی گارنٹی ہے کہ آپ ڈاکٹروں اور حکماء کی ضرورت سے بے نیاز ہیں، قیمت فی شیشی جو قریباً ایک سال کیلئے کافی ہے صرف دو روپے چار آنے (۲/۴) محصولڈاک علاوہ ؂

موتی سرمہ

جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے، محصولڈاک علاوہ ؂

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے!

لہٰذا آپکو بھی یہ بہترین موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئیے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں، کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی، کہ زیادہ مطالعہ کرنے یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا، اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

اکسیر البدن جملہ دماغی، جسمانی، اعصابی کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک ہی علاج ہے، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس پر ختم ہے، اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں، اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں برسات میں اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ہے، کیونکہ یہ علاوہ مقوی ہونے کے نزلہ، زکام، ملیریا، بخار وغیرہ سے بھی محفوظ رکھتی ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپے (صہ) محصولڈاک علاوہ ؂

ملیریا کی کمزوری دور ہو گئی

جناب شیخ فخر الدین صاحب ہزاری ذیلدار کورائی ضلع کٹک سے لکھتے ہیں کہ "ملیریا بخار کے بعد اکسیر البدن نے بہت فائدہ دیا سب کمزوری دور ہو گئی، لہٰذا ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں"

اکسیر بواسیر

سچ پوچھو تو نوے فی صدی لوگ اس موذی مرض میں مبتلا ہیں یہ نامراد مرض انسان کا خون نچوڑ کر اسے ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے، اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس موذی مرض کو خواہ یہ کسی قسم کی ہو، زیادہ سے زیادہ ۱۴ دن کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے، قیمت صرف تین روپے (سے) محصول ڈاک علاوہ ؂

موتی دانت پوڈر

حکماء اور ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ گندہ منہ اور میلے دانت ہزارہا بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو مقدم و ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی کل بیماریوں کو دور کرتا، انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناتا، موتیوں کی طرح چمکاتا، اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے، گوشت خورہ، دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا، دانتوں پر میل جمنا، یا ان کا رنگ زرد رہنا اور منہ سے پانی کا آنا، غرضیکہ جملہ امراض دندان کیلئے یہ موتی دانت پوڈر اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے، صرف ایک روپیہ محصول علاوہ

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی رائے

جناب مولوی محمد دین صاحب بی۔اے سابق مسلم مشنری شکاگو (امریکہ) حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں کہ "میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا، بہت مفید پایا، علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑھوں کیلئے بھی نہایت مفید ہے، میرے ایک دانت میں درد تھی، اس کیلئے یہ بہت مفید ثابت ہوا"

ملنے کا پتہ :- مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پنجاب یونیورسٹی کی سینیٹ کے چند مسلم ارکان نے تحریک کی تھی کہ سینیٹ بی اے کے نصاب تعلیم سے اسلامی تاریخ کے اخراج کے مسئلہ پر دوبارہ غور کرے وائس چانسلر نے یہ جواب دیا ہے۔ کہ قواعد کے مطابق مجوزہ جلسہ کو گذشتہ اجلاس کے فیصلہ کو مسترد کرنے کا اختیار حاصل نہیں کیونکہ سینیٹ نے خود یہ فیصلہ نہیں کیا تھا۔ بلکہ محض سنڈیکیٹ اور اکاڈیمک کونسل کے تجویز کردہ نصاب کی منظوری دی تھی۔ ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صاحب نے اب یہ تجویز وائس چانسلر کو بھیجی ہے کہ سنڈیکیٹ کو ترغیب دی جائے کہ کم از کم اس وقت تک اسلامی تاریخ کو نصاب میں شامل رکھا جائے جب تک یہ مسئلہ بورڈ آف سٹڈیز کی معرفت مناسب طور پر سینیٹ میں پیش نہیں ہوتا۔

مسٹر ہوور پریذیڈنٹ امریکہ نے اقتصادی حالات کے پیش نظر اپنی تنخواہ پچھتر ہزار ڈالر میں سے ۱۵ ہزار ڈالر کی تخفیف کر دی ہے۔

میونسپل کمیٹی ہانسی ضلع حصار کو بدنظمی کی وجہ سے حکومت نے معطل کر دیا ہے۔ اور ممبران کمیٹی پر مختلف قسم کے الزام عائد کئے ہیں۔

اوٹاوہ کانفرنس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اس کی کارروائی کو آلات نشر الصوت کے ذریعہ دنیا میں مشتہر کیا جائیگا۔ اور اس تاریخی تقریب کا ایک متکلم فلم تیار ہوگا کانفرنس کی کمیٹیوں کی کارروائی پردہ راز میں رہیگی لیکن کانفرنس کے اجلاس کی عام روئداد اخبارات میں شائع ہو جائیگی۔

چٹاگانگ کے اسلحہ کے مقدمہ میں پولیس نے بطور انعام تیرہ ملزموں کی گرفتاری کیلئے تین ہزار سات سو پچاس روپیہ کا اعلان کیا ہے۔

شملہ سے ۱۷ جولائی کی اطلاع ہے کہ عام قانون اور ہنگامی اختیارات کے ماتحت تحریک کانگرس کے سلسلہ میں گرفتار ہونے والوں کی تعداد صوبہ مدراس کے علاوہ ماہ جون کے آخر تک ۲۷۵۶۰ تھی بمبئی اور آسام کے علاوہ تمام صوبوں میں قیدیوں کی تعداد کم ہو گئی ہے لیکن ان صوبوں میں علی الترتیب دو سو گیارہ اور بائیس کا اضافہ ہوا ہے معافی مانگ کر رہائی حاصل کرنے والوں کی تعداد ماہ جون کے آخر تک ۶۴۰۸ تھی۔

لاہور میں ۱۹ جولائی کو صبح ساڑھے دس بجے جبکہ موسلادھار بارش ہو رہی تھی بادشاہی مسجد کے متصل حضوری باغ میں مشہور تاریخی بارہ دری پر بجلی گری جس سے اس کی بالائی منزل کے پتھر اڑ گئے۔ اور چھت میں سوراخ ہو گیا۔ منہدم شدہ حصہ کی تعمیر کے لئے کم و بیش چالیس پچاس ہزار روپے کا اندازہ ہے مالی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے امید نہیں کہ مستقبل قریب میں حکومت اس کی تعمیر کا انتظام کر سکے گی۔

سنٹرل نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن کلکتہ کمیٹی کا ایک اجلاس ۸ جولائی کو منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد میں وائسرائے اور گورنر بنگال پر زور دیا گیا کہ ملک معظم کی حکومت کو مطلع کر دیں کہ مسلمانان بنگال اس وقت تک کسی دستور اساسی کو تسلیم نہیں کریں گے جب تک کونسل میں ان کی اکثریت نہ ہو اور کسی صورت میں بھی ان کی اکثریت کو اقلیت یا مساویانہ حیثیت میں تبدیل نہ کیا جائے۔

گورنمنٹ گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب میں ریونیو ممبری کی اسامی پر سر ڈانلڈ جیمز بائیڈ مقرر ہوئے ہیں۔

فری پریس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ وزیر اعظم لوکا سونڈ میں اپنے قیام کے دوران میں ہندوستانی مسائل کے سلسلہ میں بعض معاملات پر توجہ دیں گے بالخصوص آپ حکومت ہند کے مکتوب کی روشنی میں جو مسٹر میکڈانلڈ کے قیام لوزان کے دوران میں پہنچا تھا۔ فرقہ وار مسئلہ کے تصفیہ پر غور کریں گے۔

جمعیۃ العلماء کے پانچویں ڈکٹیٹر مولوی عبدالحلیم صاحب کو ہنگامی اختیارات کے قانون کے ماتحت ۱۹ جولائی کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے دو سال قید بامشقت کی سزا دی۔

مشہور ڈاکو رتن سنگھ جس کی گرفتاری کے لئے حکومت پنجاب نے تین ہزار روپیہ کے انعام کا اعلان کر رکھا تھا ۱۶ جولائی کو موضع روڑکی ضلع ہوشیارپور میں پولیس سے جنگ کرتا ہوا گولی سے ہلاک ہو گیا۔ اس کی گولیوں سے تین کنسٹیبل اور ایک زمیندار ہلاک ہوا۔ رتن سنگھ انڈیمان کے ان قیدیوں میں سے تھا جو ۲۳ اپریل کو جیل سے بھاگ گئے تھے۔

سشن جج لاہور نے ۱۹ جولائی کو ایک شخص مسمی محمد لطیف کو حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم سنایا۔ جس کے خلاف الزام یہ تھا کہ اس نے ۳۱ مارچ و یکم اپریل کی درمیانی شب کو اپنی بیوی کو سیفٹی ریزر کے بلیڈ سے قتل کر دیا۔ قتل کی وجہ عورت کی بدچلنی تھی۔

قائم مقام گورنر پنجاب ہز ایکسیلنسی سردار سکندر حیات خان صاحب نے اپنے عہدہ گورنری کا چارج لیتے وقت ۱۹ جولائی کو بارنس کورٹ شملہ میں حلف وفاداری کی رسم ادا کی۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں سرکردہ اشخاص۔ ارکان وزراء حکومت پنجاب کے اعلیٰ افسران اور درباری موجود تھے۔ جس وقت جلوس کمرہ سے باہر نکلا۔ تو ۱۷ توپوں کی سلامی اتاری گئی۔ ہز ایکسیلنسی نے پنجاب پولیس کی اعزازی گارڈ کا معائنہ کیا۔ اور پھر اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جینوا کے مقام پر ٹرکی کو رسمی طور پر جمعیت اقوام کا رکن تسلیم کر لیا گیا ہے

فیلڈ مارشل وائیکاؤنٹ پلومر کے متعلق لنڈن کے دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ آپ ۱۶ جولائی کو انتقال کر گئے ہیں۔

چٹاگانگ سے ۱۸ جولائی کی اطلاع ہے کہ رومن کیتھولک کے قبرستان میں ۱۷ جولائی کو دو گوروں کی قبریں اکھیڑ دی گئیں۔ یہ گورے چٹاگانگ میں انقلاب پسندوں کے حملے کے وقت قتل ہوئے تھے۔ ۱۸ جولائی کو پھر ان قبروں کو دوبارہ اکھاڑا گیا۔ اور ان پر "انقلاب زندہ باد" اور "حملہ آور زندہ باد" لکھا ہوا پایا گیا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے

دہلی پولیس کو یہ اطلاع ملی تھی کہ بعض لوگ کھانڈ کو بلا محصول شہر میں داخل کرتے ہیں۔ تحقیقات کے لئے پولیس متعین کی گئی تو اس نے ایک ایسی لاری پکڑی جس سے بجائے کھانڈ کے ڈیڑھ من چاندی اور ایک سو نو تولہ سونا چوری کا برآمد ہوا۔

مالیر کوٹلہ میں سکھوں کے جس جتھہ کے گرفتار ہونے کی خبر شائع کی گئی تھی۔ اس کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ اسے مہا کر کے ریاست سے باہر نکال دیا گیا ہے۔

کراچی سے ۲۰ جولائی کی خبر ہے کہ ایک شخص مسمی ڈی وین برگ نے جو اصل میں سوئٹزرلینڈ کا رہنے والا ہے اور بعد میں زندگی کا کافی حصہ امریکہ میں بسر کرتا رہا ہے عجیب عیاری سے لائڈز بنک کراچی سے کم و بیش تین لاکھ روپیہ کی رقم اڑائی۔ مرکنٹائل اور چارٹرڈ بنک بمبئی سے بھی اس نے روپیہ اڑا لیا ہے۔ اب یہ شخص گرفتار ہو چکا ہے ملزم کے خلاف الزام یہ ہے کہ اس نے فرضی دستخطوں اور

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی